بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا اللہ

یا رسول اللہ

افضل الخلق بعد الرُسُل

و

افضل البشر بعد الانبیاء بالتحقیق

و

خلیفہ بلا فصل

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سیدنا ابوبکر صدیق



تصنیف لطیف

حضرت علامہ ابو الرضا پیر طریقت اللہ بخش نیّر نقشبندی چشتی قادری سہروردی

آستانہ عالیہ ہوت والا شریف جمن شاہ ضلع لیہ

مصنف کا نام ...... علامہ اللہ بخش نیر مجددی

کتاب کا نام ...... سیدنا ابوبکر صدیقؓ

ناشر ...... شعبہ نشر و اشاعت آستانہ عالیہ ہوت والا شریف، جمن شاہ

کمپوزنگ ...... ضیاء الرحمن نقشبندی

کل اشاعت 1000

ہدیہ ...... -/10 روپے

ان کے علاوہ مختلف موضوعات پر علامہ صاحب کی کتب اور کیسٹیں منگوائی جاسکتی ہیں

☆............ ملنے کا پتہ ....☆

آستانہ عالیہ ہوت والا شریف، جمن شاہ، ضلع لیہ

فون:۔ 0606-460613

پیش لفظ

از ڈاکٹر محمد عبدالمنعم احمد نقشبندی مجددی

ہے زمانہ معترف صدیقؓ تیری شان کا
صدق کا، ایقان کا ، اسلام کا، ایمان کا
تجھ سے رونق دین نے پائی عرب میں شام میں
مقتدا ہے تو، علیؓ کا بوذرؓ و سلمانؓ کا

ہم اہلسنت و جماعت سُنی حنفی بریلوی حضرات کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ سیدنا

صدیق اکبرؓ۔

1. تمام انبیاء کرام علیھم السلام کے بعد افضل بشر ہیں۔
2. تمام انبیاء کرام علیھم السلام کی تخلیق کے بعد سب سے پہلی تخلیق حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ کی ہوئی۔
3. حضور پر نور ﷺ کے اس دُنیا سے ظاہری پردہ فرمانے کے بعد مسلمانوں کے پہلے خلیفہ (خلیفہ بلا فصل) سیدنا صدیق اکبرؓ ہیں۔
4. انبیاء کرام علیھم السلام کے بعد تمام صحابہ اور اہل بیت رضوان اللہ اجمعین میں سے سب سے افضل سیدنا ابوبکر صدیقؓ کی ذات ہے۔ پھر اُس کے بعد سیدنا عمر فاروقؓ، کی فضیلت و خلافت ہے۔ پھر سیدنا عثمان غنیؓ کی فضیلت وخلافت اور پھر چوتھے درجے میں سیدنا علی المرتضیٰؓ کی فضیلت وخلافت ہے۔

اس پر تمام اہلسنت و جماعت (صحابہ کرام، اہلبیت کرام، اولیائے کرام، تابعین، تبع تابعین، محدثین عظام، مفسرین کرام، فقہائے اُمت اور علمائے اُمت) کا مکمل اجماع ہے۔

جو فضیلت وخلافت کی اس ترتیب کا انکار کرے وجاہل مطلق، دین سے ناآشنا، گمراہ، بدعتی اور اہلسنت وجماعت سے خارج ہے۔ بلکہ اکثر علمائے اُمت کے نزدیک کافر ہے۔

میرے شیخ مکرم حضرت علامہ ابوالرضا پیر اللہ بخش نیّر نقشبندی چشتی قادری دامت برکاتہم القدسیہ نے ان مندرجہ بالا حقائق کو واضح کرنے کے لئے سیدنا ابوبکر صدیقؓ کی شانِ اقدس پر یہ مبارک رسالہ تحریر فرمایا ہے۔ جس میں انتہائی عالمانہ اور محققانہ انداز میں اپنے موقف کو مضبوط دلائل سے ثابت کیا ہے۔ اور مخالفین اور منکرین کا براہین قاطعہ سے رد کیا ہے۔ سلسلہ نقشبندیہ چونکہ سیدنا صدیق اکبرؓ سے شروع ہوتا ہے۔ اور مولانا نیّر مدظلہ، کی نقشبندی نسبت ہونے کی حیثیت سے آپ کا یہ مبارک وعظیم رسالہ آپ کی علمی جلالت اور متصوفانہ شان کا بیّن ثبوت ہے۔

آج کل اکثر نادان اور کم علم لوگ مولا علیؓ کو سیدنا صدیق اکبرؓ پر فضیلت دیتے ہیں۔ یعنی حضرت علیؓ کو سیدنا صدیق اکبرؓ سے افضل سمجھتے ہیں ان لوگوں کی اس نادنی اور کم فہمی کو رفع کرنے کے لئے مولانا نیّر مدظلّہ نے خود مولا علیؓ کے فرامین مقدسہ اور اقوال مبارکہ سے ثابت کیا ہے۔ کہ سیدنا علیؓ نہ صرف سیدنا صدیق اکبرؓ کو اپنے سے افضل سمجھتے تھے۔ بلکہ حضرت عمر فاروقؓ اور سیدنا عثمان غنیؓ کو بھی اپنے سے افضل جانتے تھے۔

شان وعظمت اور مسلک صدیق اکبرؓ

واقفِ اسرارِ نبوت، صدرِ دین وملّت، قطب حق وشریعت، یارِ غار، رفیقِ مزار، امام العاشقین، افضل الخلق بعد الرسل وافضل البشر بعد الانبیاء بالتحقیق وخلیفۃ بلافصل حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی شان میں بے شمار قرآنی آیات اور احادیث مقدسہ موجود ہیں۔ حقیقت تو یہ ہے۔ کہ صدیق اکبرؓ کا دوسرا نام اِسلام ہے۔ اور اسلام کا دوسرا نام صدیق ہے۔ صدیق کو اگر اسلام سے جُدا کر دیا جائے تو اسلام تو ہوگا۔ لیکن روحِ اسلام نہیں ہوگی۔ اور اگر اسلام کو صدیق سے علیحدہ کر دیا جائے۔ تو اسلام کی صداقت نہیں رہے گی۔

صدیق وعتیق کی وجہ تسمیہ

ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۲۰۸۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دن حضرت ابو بکرؓ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو رسول معظم ﷺ نے ان کو دیکھ کر فرمایا (ترجمہ حدیث) کہ تم کو اللہ تعالیٰ نے دوزخ کی آگ سے آزاد کر دیا ہے۔ پھر اسی دن سے وہ عتیق کے نام سے پکارے جانے لگے!

(ریاض النظر جلد ا۔ صفحہ ۶۶۔ تاریخ الخلفا صفحہ ۲۴۔ ابُو یعلیٰ فی مسندہ وابن سعد والحاکم کے حوالے سے نقل ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت ابو بکرؓ کو دیکھا اور فرمایا

(ترجمہ حدیث) کہ جو کسی ایسے شخص کو دیکھ کر خوش ہونا چاہتا ہو جو جہنم کی آگ سے آزاد ہو تو اسے چاہیے کہ وہ ابو بکرؓ کو دیکھ لے۔ ریاض النظرۃ جلد ا۔ صفحہ ۶۶۔ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے جب معراج سے واپس آکر بیان فرمایا تو مشرکین مکہ ابُو بکرؓ کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ کیا تم جانتے ہو کہ تمہارا یار کیا کہتا ہے۔ کہ میں آج رات کے تھوڑے سے حصّے میں بیت المقدس اور عرش و لا مکان تک کی سیر کر کے آیا ہوں۔ تو حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا۔ کہ کیا میرے یار نے واقعی یہ کہا ہے۔ اُنہوں نے کہا۔ ہاں--------

تو حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا کہ میرے محبوب ﷺ نے سچ فرمایا ہے۔ اور اگر وہ اس سے بھی کوئی بعید بات کہتے تو میں اس کی بھی تصدیق کرتا۔ پس اس وجہ سے وہ صدیق کے لقب سے پکارے جانے لگے۔

تاریخ الخلفا صفحہ ۲۵۔ لوگوں نے حضرت علی المرتضیٰؓ سے پُوچھا کہ ہمیں ابو بکرؓ کے متعلق کچھ فرمائیے۔ تو آپؓ نے فرمایا:۔ کہ یہ حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کا نام جبرائیلؑ و مصطفےٰ ﷺ کی زبان پر صدیق رکھا ہے۔ حضرت حکیم بن سعدؓ فرماتے ہیں۔ کہ میں نے حضرت علیؓ سے سُنا کہ وہ اس بات کی قسم کھاتے تھے، کہ اللہ تعالیٰ نے ابو بکرؓ کے نام کو آسمان سے صدیق نازل کیا

کتب شیعہ سے آپ کے صدیقؓ ہونے کا ثبوت

کشف الغمہ صفحہ ۲۲۔ مطبوعہ ایران۔ حضرت امام جعفر صادقؓ سے کسی نے سوال کیا کہ کیا تلوار کو چاندی سے مرصع کرنا جائز ہے۔؟

آپؓ نے فرمایا۔ ہاں-------

اس لئے کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے اپنی تلوار کو چاندی سے مرصع کیا ہوا تھا۔ سوال کرنے والے نے حیران ہو کر پوچھا کہ کیا آپ بھی ابو بکرؓ کو صدیق کہتے ہیں؟

حضرت امامؓ نے فرمایا---ہاں-------اور تین بار اپنی جگہ سے اُٹھ کر فرمایا:۔ اور جو اسے صدیق نہ کہے۔ خدا تعالیٰ اسے دُنیا و آخرت میں جھوٹا کرے۔ یعنی اُس کے دین و ایمان کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔

رجال کشی۔ مصنفہ شیخ جلیل ابو عمر محمد بن عمر عبدالعزیز صفحہ ۲۰۔ حضرت بریدہ اسلمیؓ فرماتے ہیں۔

کہ میں نے رسول اکرم ﷺ سے سُنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تحقیق جنت تین آدمیوں کی ہر وقت مشتاق رہتی ہے۔ اتنے میں حضرت ابو بکرؓ آگئے۔ تو حضور ﷺ نے فرمایا۔ تو صدیق ہے۔ اور تو غار میں بھی دوسرا تھا۔ راوی کہتا ہے کہ کاش میں نبی کریم ﷺ سے تیسرے کے متعلق بھی پوچھ لیتا۔

تفسیر قمی۔ ابی الحسن علی ابراہیم القمی صفحہ ۲۶۶۔ جب نبی کریم ﷺ غارِ ثور میں تھے تو آپ ﷺ نے حضرت ابو بکرؓ سے فرمایا۔ کہ میں اِس وقت جعفرؓ اور اُس کے ساتھیوں کا سفینہ دیکھ رہا ہوں۔ حضرت ابو بکرؓ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ مجھے بھی دکھایئے۔ تو حضور ﷺ نے فرمایا ہاں دکھاتا ہوں۔ پس نبی کریم ﷺ نے ابو بکرؓ کی آنکھوں پر دستِ رحمت پھیرا۔ تب اُنہوں نے بھی دیکھ لیا۔ پھر رسول پاک ﷺ نے فرمایا کہ تو صدیق ہے۔

شیعہ حضرات کی مستند اور معتبر کتابوں سے جناب سیدنا ابو بکر صدیقؓ کی شان وعظمت کے ساتھ ساتھ آپ کا صدیق ہونا بھی ثابت کر دیا گیا ہے۔ مگر افسوس کہ موجودہ دور کے غالی۔ متعصب اور تبرائی رافضی شیعہ اپنے آئمہ مجتہدین کی راہ سے بھی ہٹ چکے ہیں۔ ورنہ اگر یہ لوگ اپنے دلوں سے عداوت صحابہ کرام کی سیاہی کو دھو کر اور اپنی آنکھوں سے عناد کی پٹی اُتار کر ان روشن ستاروں کی چمک دمک کو دیکھیں تو پھر نہ انہیں ابو بکرؓ کی صدیقیت میں کوئی شک نظر آئے اور نہ ہی عمر فاروقؓ کی عدالت میں کوئی شبہ دکھائی دے نہ ہی عثمان غنیؓ کے صاحب ذوالنورین ہونے میں کوئی ہچکچاہٹ حائل ہو اور نہ ہی ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کی عزت آبرو اور عفت وعصمت کی پاک چادر داغدار نظر آئے۔

صدیق اور صادق

دُنیا کا ہر انسان جب بھی کبھی امام جعفرؓ کا اسم گرامی لیتا ہے تو صادق ضرور کہتا ہے۔ حالانکہ گیارہ امام اور بھی ہیں مگر کسی کے نام کے ساتھ لفظ صادق نہیں بولا جاتا۔ نہ امام باقر کو کوئی صادق کہتا ہے اور نہ ہی امام نقی وتقی کو، نہ ہی موسیٰ کاظم کے ساتھ صادق کہا جاتا ہے۔ اور نہ ہی موسیٰ رضا کے ساتھ۔ پھر امام جعفرؓ کے نام کے ساتھ لفظ صادق کیوں ہے؟

آؤ۔۔۔۔۔۔ ذرا حضرت امام جعفرؓ ہی سے پوچھ لیں۔ کہ آپ صادق کیوں ہیں؟ جواب ملتا ہے کہ مجھے ابو بکر صدیقؓ نے دو دفعہ جنا ہے یعنی میں دو نسبتوں سے صادق ہوں۔ پہلی وجہ ابو بکر کا بیٹا محمد۔ محمد کا بیٹا قاسم۔ قاسم کی بیٹی ام فردہ۔ ام فردہ کا نکاح ہوا حضرت امام باقرؓ سے اور ان کے بطن سے حضرت امام جعفرؓ پیدا ہوئے اور حضرت صدیقؓ کی نسبت سے صادق ہوئے۔

گویا کہ حضرت امام جعفرؓ کی والدہ حضرت ابو بکر صدیقؓ کی پڑپوتی تھی۔ اور آپ کی نانی حضرت اسماء تھیں جو حضرت ابو بکرؓ کی پوتی تھی۔ ابو بکر کا بیٹا عبدالرحمن۔ عبدالرحمن کی بیٹی حضرت اسماء۔

کشف الغمہ۔ علی بن سعید اربلی شیعہ کی کتاب۔ صفحہ ۲۲۰۔

محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب امہ ام عبداللہ بنت الحسن بن علی بن ابی طالب واسم ولدہ جعفر وعبداللہ وامہما ام فردہ بنت القاسم بن محمد بن ابوبکر صدیقؓ۔

یعنی محمد بن علی کی والدہ کا نام ام عبداللہ بنت حسن ہے اور انکے بیٹوں کا نام جعفر اور عبداللہ ہے جن کی والدہ کا نام ام فردہ بنت قاسم بن محمد بن ابوبکر صدیقؓ ہے۔

اس حسب ونسب اور خاندانی محبت واُلفت کے بعد بھی اگر شیعہ حضرات حضرت ابوبکر صدیقؓ کی شان وعظمت سے انکار کرتے ہیں اور انہیں صدیق ماننے۔ یار غار جاننے اور امام اول پہنچاننے کی بجائے اُن کی عزت وآبرو پر رکیک حملے کرنے سے باز نہیں آتے تو پھر میں ایسے بے ادب وگستاخ شیعوں سے پوچھتا ہوں کہ سب سے پہلے امام الانبیاءﷺ کے معراج پاک کی تصدیق کس نے کی۔ اور حضرت امام جعفر صادق صادق کیوں ہیں؟ جواب یہی ہے کہ حضرت صدیق اکبرؓ۔

پھر اگر تم نبی کریمﷺ کے معراج کو اور امام جعفرؒ کو صادق مانتے ہو۔ تو ابوبکرؓ کو بھی صدیق مانو۔ اور اگر اسے صدیق نہیں مانتے تو پھر نبیﷺ کے معراج کا بھی انکار کرو اور امام جعفرؒ کو صادق کہنا بھی چھوڑ دو۔

مشکوۃ شریف صفحہ ۵۵۶۔ حضرت ابوہریرۃؓ فرماتے ہیں۔ کہ بنی کریمﷺ نے فرمایا کہ معراج کی رات کو یا کسی اور وقت جبرائیلؑ نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے جنت کا وہ دروازہ دکھایا جس دروازہ سے میری امت نے جنت میں داخل ہونا ہے۔ ”پس حضرت ابوبکرؓ نے عرض کی یارسول اللہﷺ میں پسند کرتا ہوں کہ میں بھی وہ دروازہ دیکھوں تو نبی کریمﷺ نے فرمایا کہ اے ابوبکرؓ تو میری اُمت میں سے سب سے پہلے جنت میں داخل ہوگا۔

مشکوۃ شریف صفحہ ۴۹۴۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریمﷺ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ تیری اُمت کے چار صد ہزار (یعنی چالیس ہزار) لوگوں کو بغیر حساب کے جنت میں داخل کردوں گا۔!

حضرت ابوبکرؓ نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ اور زیادہ کریجئے۔ تب نبی کریم ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو کھول کر اُلٹا دیئے جیسے کسی کو کوئی چیز عطا کرنے کے وقت ہاتھوں کو کیا جاتا ہے۔ جس کا مطلب یہ تھا کہ لو میں نے زیادہ کر دیئے ہیں۔ حضرت ابوبکرؓ نے پھر عرض کی یارسول اللہ ﷺ اور زیادہ کر دیجئے۔ نبی کریم ﷺ نے پھر ویسے ہی کیا۔ پس حضرت عمرؓ نے کہا اے ابوبکرؓ ہم کو چھوڑ دو تا کہ ہم لوگ خوفِ الٰہی سے بے پرواہ نہ ہو جائیں اور لوگ اعمال وافعال سے کنارہ کش نہ ہو جائیں۔ پس حضرتِ ابوبکرؓ نے کہا کہ اے عمرؓ اگر خدا تعالیٰ کملی والے کے صدقے ہم تمام کو جنت میں داخل کر دے تو تجھے کیا عذر ہے۔ تب حضرت عمرؓ نے کہا کہ خُداوند کریم اگر چاہے گا تو اپنی ایک ہی مُٹھی یعنی رحمت کے ایک ہی اشارے سے ہم سب، کو جنت میں داخل کر دے گا۔

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو مختارِ کُل بنایا ہے۔ آپ ﷺ جنت کے مالک ہیں اور جسے چاہیں جنت عطا فرما سکتے ہیں اور جنتیوں کی تعداد میں بھی

اضافہ کر سکتے ہیں۔ اور اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ صدیق اکبرؓ واقفِ اسرارِ نبوت ہیں۔ کہ آپ کو معلوم تھا کہ جنتیوں کی تعداد ابھی کم ہے اور آقا ﷺ یہ تعداد بڑھا بھی سکتے ہیں۔

نزہت المجالس جلد ۲۔ صفحہ ۱۸۲۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ میرے سینے پاک میں ڈالا ہے۔ وہ سب کچھ میں نے حضرت ابوبکرؓ کے سینے میں ڈال دیا ہے۔

مثنوی شریف میں مولانا رُومیؒ لکھتے ہیں کہ ایک دن ابُوجہل نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا اور گستاخی کی کہ نعوذ باللہ میں نے تجھ سا کوئی بدصورت نہیں دیکھا۔ حضور ﷺ نے فرمایا۔ تو نے سچ کہا ہے! پھر راستے میں حضرت صدیق اکبرؓ ملے تو اس عاشق صادق نے حسنِ یار کو دیکھا اور بول اُٹھے۔

ماہتاب اَے بگفت یقش دیدصد

بتاب خُوش زغربی نے زشرقی نے

کہ میں نے ساری کائنات میں تجھے ساحسین وخوبصورت کوئی نہیں دیکھا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔تو نے سچ کہاہے۔!غلاموں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ سمجھ نہیں آئی ابوجہل بھی سچا اور ابوبکرؓ بھی سچا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

دست مصقول ام آئینہ من گفت

ہست کہ درمن دیدآں ہندو و ترک

کہ میں ایک پاک وصاف شیشہ ہوں۔ جو مجھے دیکھے گا اسے اپنی صورت نظر آئے گی۔ابوجہل نے دیکھا اسے اپنی شکل نظر آئی۔ اُس نے کہا تجھ سابدصورت کوئی نہیں۔صدیق اکبرؓ نے دیکھا تو اسے اپنی صورت نظر آئی۔اُس نے کہا کہ دونوں جہان میں آپ ﷺ جیسا حسین کوئی نہیں ہے۔!

ریاض النظرہ جلد ا صفحہ ۱۸۴۔ نزہت المجالس جلد ۲ صفحہ ۱۸۴ حضرت قیس بن حازمؓ فرماتے ہیں۔کہ ایک دن حضرت ابوبکرصدیقؓ حضرت علی المرتضیٰؓ کو ملے اور حضرت علیؓ کو دیکھ کرمسکرائے۔حضرت علیؓ نے اس مسکرانے کا سبب پوچھا۔تو حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا۔کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سُنا ہے کہ پل صراط سے وہی سلامتی سے گزرے گا۔جس کو علیؓ پرچی دے گا۔یہ سن کر حضرت علیؓ بھی مسکرائے اور فرمایا اے ابوبکرؓ میں تجھے مبارک نہ دوں؟ فرمایا۔ کیسی؟ حضرت علیؓ نے فرمایا۔کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ علیؓ اس کو پرچے دے گا۔جو ابوبکرؓ سے محبت رکھے گا! گستاخانِ حضرت ابوبکرصدیقؓ کیا کریں گے۔

(عمدۃ التحقیق صفحہ ۳۱۷۔ شیخ ابراھیم العیدی المالکی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ امام یافعیؒ کی کتاب روض الریاحین کا حاشیہ) عرب شریف کی ایک بستی کے ایک جوان کو کوڑھ ہوگیا۔اور کئی سال تک اس موذی مرض میں مبتلا رہا۔تو اللہ تعالیٰ نے اس کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ

صدیق کا ذکر کرا وہ جواں صبح و شام یا صدیقؓ یا صدیقؓ کا ذکر کرتا۔ یہاں تک کہ اس کا کوڑھ دور ہو گیا۔

(عمدۃ التحقیق صفحہ ۳۰۹ شیخ ابراہیم العبید المالکی رحمۃ اللہ علیہ حاشیہ روض الریاض امام یافعی ؒ) نبی کریم ﷺ نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے فرمایا۔ کہ سورج کی پیشانی پر ایک آدمی کا نام لکھا ہوا ہے۔ اور ساٹھ ہزار فرشتے نور کی لگاموں سے سورج کو کھینچ کر مشرق سے مغرب کی طرف لاتے ہیں۔ جب سورج کعبۃ اللہ کے اوپر آتا ہے۔ تو ٹھہر جاتا ہے۔ اور فرشتے سورج کو کھینچتے ہیں۔ تا کہ آگے چلے۔ لیکن سورج نہیں چلتا یہاں تک کہ فرشتے عاجز آجاتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرشتوں کی طرف وحی و الہام فرماتا ہے۔ اور پھر فرشتے سورج سے کہتے ہیں کہ اے سورج اس نام کے طفیل آگے چل جو نام تیری روشن پیشانی پر لکھا ہوا ہے۔ تو سورج آگے چل پڑتا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ وہ کون آدمی ہے جس کا م نام سورج کی پیشانی پر لکھا ہوا ہے؟ سید المرسلین ﷺ نے فرمایا کہ وہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔

حضرت صدیق اکبرؓ کو حضور ﷺ سے اتنی محبت تھی کہ آپؓ فرمایا کرتے تھے دنیا کی تین چیزیں مجھے محبوب ہیں۔

اول: پہلی النظر الی وجہ رسول اللہ یعنی یہی خواہش ہے کہ ہر وقت چہرہ انور ﷺ کی زیارت کرتا رہوں۔

دوم: آپ پر اپنا مال قربان کرنا۔

سوئم: میری بیٹی حضور ﷺ کے نکاح میں رہے۔ (منبہات علامہ ابن حجر)

حضرت ابوبکر صدیقؓ امت میں افضل و اکمل ہیں یہی وہ راز ہے جس کی نسبت سے حدیث شریف میں آیا ہے کہ "ابوبکرؓ کثرت نماز و روزہ کی وجہ سے افضل نہیں ہیں بلکہ وہ اور چیز (راز کی) ہے۔ الذی و قرفی صدرہ یعنی وہ چیز ابوبکرؓ کے دل میں ہے۔ یعنی اللہ و رسول

اکرم کی بہت زیادہ محبت (جل جلالہ ﷺ)

(نزہۃ المجالس ص ۱۹۳، احیاء العلوم، بحوالہ مقام رسول ص ۱۸۷ علامہ منظور احمد فیضی)

مسلک صدیق اکبرؓ

علم غیب: حضرت صدیق اکبرؓ قبل از اسلام بسلسلہ تجارت ملک شام میں تھے۔ وہاں آپ نے خواب دیکھا کہ شمس وقمر آپؓ کی گود میں اترے ہیں اور آپ نے انہیں اپنے سینہ سے لگالیا ہے۔ جب بیدار ہوئے تو آپ نے ایک نصرانی راہب سے اپنے خواب کی تعبیر پوچھی۔ راہب نے پوچھا ''تو کون ہے؟'' فرمایا میں مکہ مکرمہ کا رہنے والا ہوں''۔ اس نے پوچھا'' کس قبیلہ سے ہو'' فرمایا'' قریش سے'' اس نے پوچھا'' تمہارا شغل کیا ہے؟'' فرمایا'' تجارت'' راہب نے کہا'' قبیلہ ہاشم سے محمد امین ﷺ مبعوث ہوں گے جو صاحب لولاک اور نبی آخر الزمان ہونگے (ﷺ) تم ان کا دین قبول کرو گے ان کے وزیر بنو گے اور ان کے بعد ان کے خلیفہ ہو گے۔ یہی تمارے خواب کی تعبیر ہے۔'' اس واقعہ کے بعد جب صدیق اکبرؓ مکہ واپس آئے اور نبی پاک ﷺ نے دعوت اسلام دی تو صدیق اکبر نے عرض کیا'' اگر آپ نبی ہیں تو پھر آپ کا معجزہ بھی ہونا چاہیے'' کوئی معجزہ دکھایئے تاکہ میں اسلام میں آؤں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: '' اے ابو بکرؓ! تمہیں وہ معجزہ کافی نہیں جو شام میں خواب دیکھا اور راہب نے تعبیر بتائی''۔ جب صدیق اکبرؓ نے یہ سنا تو عرض کیا'' آپ ﷺ نے سچ فرمایا'' اور پھر کلمۂ شہادت پڑھ کر مشرف بہ اسلام ہوئے (جامع المعجزات ص ۴ نزہۃ المجالس ص ۳۰۲ ج: ۲)

معلوم ہوا: کہ نبی غیب دان ﷺ کے علم غیب پر صدیق اکبرؓ کا اعتقاد تھا اور علم غیب کا اظہار ہی آپؓ کے ایمان کا سبب بنا لہذا علم غیبِ مصطفیٰ ﷺ کا اعجاز باعث ایمان و مسلک صدیق اکبرؓ ہے اور حضور ﷺ کے علم غیب پر نکتہ چینی طریقہ منافقت ہے۔

ندا و سماعت: سیدنا صدیق اکبرؓ نے وقت وصال حاضرین صحابہ کو وصیت فرمائی کہ'' میری وفات کے بعد جب نماز جنازہ سے فارغ ہو جاؤ تو مجھے روضہ نبوی ﷺ کے دروازہ کے

سامنے لے جا کر پہلے السلام علیک یا رسول اللہ کہنا اور پھر عرض کرنا ابو بکرؓ حاضری کی اجازت چاہتے ہیں۔ پس اگر دروازہ کھل جائے تو مجھے روضہ پاک ﷺ میں دفن کرنا اور دروازہ نہ کھلے تو جنۃ البقیع میں لے جانا''۔

چنانچہ جب صدیق اکبرؓ کی وصیت کے مطابق عمل کیا گیا تو قفل گر گیا اور دروازہ کھل گیا ور آواز آئی کہ ''پیارے کو پیارے کے پاس پہنچا دو''۔ (نزہۃ المجالس ص ۳۰۰ شواہد النبوت ملا جامی ص ۲۴۱ خصائص کبریٰ ص ۴۰۸ ج ۳ سیرت حلبیہ ص ۴۸۸ ج: ۲ تفسیر کبیر ص ۷ ج: ۱۲ جمال الاولیاء اشرف علی تھانوی ص ۲۹ تکریم المومنین نواب صدیق حسن بھوپالی غیر مقلد ص ۳۷)

معلوم ہوا: کہ مسلک صدیق اکبرؓ کے مطابق ﴿1﴾ السلام علیک یا رسول اللہ پڑھنا درست ہے ﴿2﴾ اور رسول اللہ ﷺ بحیات حقیقی زندہ ہیں ﴿3﴾ اپنے غلاموں کا درود وسلام اور فریادیں سنتے ہیں ﴿4﴾ بفضلہٖ تعالیٰ مرادیں ان کی پوری فرماتے ہیں ﴿5﴾ حضور ﷺ کے روضہ پاک پر حاضر ہونا اور اپنی حاجات عرض کرنا سب کچھ اسلام کے عین مطابق ہے۔ اس میں شرک وبدعت کا کوئی شائبہ نہیں ہے یہی صدیق اکبرؓ کی وصیت اور آپ کا مسلک ہے اور اسی پر صحابہ کرام علیہم الرضوان کا اجماع واتفاق ہے۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

<u>انگوٹھے چومنا</u>: امام ابو طالب نے ''قوت قلوب'' میں نقل کیا کہ ''پیغمبر علیہ السلام مسجد میں تشریف لائے حضرت بلالؓ نے اذان کہی اور صدیق اکبرؓ نے نام اقدس پر دونوں انگوٹھے چوم کر انکھوں پر لگائے اور قرۃ عینی بک یا رسول اللہ پڑھا''۔ الحدیث (تفسیر روح البیان ص ۲۲۹ ج: ۷ حاشیہ تفسیر جلالین ص ۳۵۷ موضوعات کبیر ص ۶۴)

ملا علی قاریؒ نے انگوٹھے چومنے کی روایات پر قیل وقال کے جواب میں فرمایا ''جب صدیق اکبرؓ تک اس کا مرفوع ہونا ثابت ہے تو یہ اس عمل کے لئے کافی ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ''میری سنت اور خلفاء راشدین کی سنت لازم پکڑو'' (موضوعات کبیر ص ۶۴)

الغرض: نام اقدس سن کر انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر لگانا اور قرۃ عینی بک یا رسول اللہ پڑھنا مسلک صدیق اکبرؓ، مسلک اہلسنت اور مسلک اعلحضرت ہے۔

اصول محبت: ایک مرتبہ حضور ﷺ نے سیدنا صدیق اکبرؓ کو انگوٹھی دیکر فرمایا ''اس پر نقاش سے لا الہ الا اللہ لکھوالاؤ'' صدیق اکبرؓ نے نقاش کو جا کر فرمایا کہ ''کہ انگوٹھی پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھ دے''۔ ﴿﴾ جب آپ نے انگوٹھی لاکر دربار رسالت میں پیش کی تو اس پر لکھا ہوا تھا ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ، ابوبکر صدیق''، حضور ﷺ نے فرمایا ابوبکر یہ زیادتی کیسی ہے؟'' ﴿﴾ صدیق اکبرؓ نے عرض کی ''میری محبت نے پسند نہ کیا کہ رب اور آپ ﷺ کے نام میں جدائی ہو اور اپنا نام تو میں نے نہیں لکھوایا'' ادھر جبریلؑ امین حاضر ہو کر عرض کرنے لگے ''یا رسول اللہ ﷺ! خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ﴿﴾ ابوبکرؓ کا نام میں نے لکھا ہے کیونکہ صدیق اس پر راضی نہ ہوئے کہ آپ ﷺ کا نام خدا کے نام سے جدا ہو اور خدا تعالیٰ اس پر راضی نہ ہوا کہ صدیق کا نام آپ ﷺ کے نام سے جدا ہو۔''

(نزہۃ المجالس ص ۲۸۰ ج ۲ بحوالہ تفسیر امام رازی علیہ الرحمۃ)

رد صلحکلیت: حضرت صدیق اکبرؓ کے صاحبزادے حضرت عبدالرحمٰنؓ نے ایک مرتبہ عرض کیا کہ ''ابا جان! میرے قبول اسلام سے پہلے غزوہ بدر میں ایک موقع پر آپ نشانہ کی زد میں تھے مگر میں نے نشانہ خطا کر دیا''۔ صدیق اکبرؓ نے فرمایا کہ ''اگر تو حالت کفر میں اس وقت میرے نشانہ کی زد میں آجاتا تو میں نشانہ خطا نہ کرتا بلکہ تیرا کام تمام کر دیتا''۔ ﴿﴾ یونہی ایک مرتبہ زمانہ کفر میں آپؓ کے باپ ابوقحافہ نے شانِ رسالت کے خلاف کوئی بات کہی تو صدیق اکبرؓ نے انہیں تھپڑ مار دیا۔ اس پر جب آپؓ سے کہا گیا کہ ''آپ کے باپ تھے کچھ نرمی اختیار کرتے'' تو آپ نے فرمایا ''نرمی کیسی؟ اگر اس وقت تلوار میرے پاس ہوتی تو میں ان کی گستاخی پر گردن اڑا دیتا''۔

کاش! وہ لوگ جو غیرتِ ایمانی و اسوۂ صدیقی کو نظر انداز کر کے صلحکلیت کے مرض میں مبتلا ہو کر عقیدۃً یا عملاً بد مذہبوں، بے دینوں، گستاخوں کیساتھ غیر فطری وغیر شرعی اتحاد کرتے

پھرتے ہیں۔ وہ صدیقی سیرت اور کردار سے رہنمائی حاصل کریں اور موقع بموقع کسی نہ کسی بہانہ سے بدمذہبوں کے ساتھ اتحاد و رشتہ ناطہ کرنے اور ان کے پیچھے نمازیں پڑھنے سے باز آئیں اور توبہ کریں اور دورنگی چھوڑ کر یہ نعرہ لگائیں کہ:

ظہوری تو غلام از غلامان محمد ہے
تیرے دشمن سے کیا رشتہ ہمارا یارسول اللہ (ﷺ)

شکم مادر میں کیا ہے؟ حضرت عروہ بن زبیرؓ راوی ہیں کہ امیر المومنین حضرت صدیق اکبرؓ نے اپنے مرضِ وفات میں اپنی بیٹی حضرت عائشہؓ کو وصیت فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ میری بیٹی! آج تک جو میرے پاس میرا مال تھا۔ وہ آج وارثوں کا مال ہو چکا ہے اور میری اولاد میں تمہارے دونوں بھائی عبدالرحمٰن و محمد اور تمہاری دونوں بہنیں ہیں۔ لہٰذا تم لوگ میرے مال کو قرآن مجید کے حکم کے مطابق تقسیم کر کے اپنا اپنا حصہ لے لینا۔ یہ سن کے حضرت عائشہؓ نے عرض کیا کہ ابا جان! میری تو ایک ہی بہن "بی بی اسماء" ہیں۔ یہ میری دوسری بہن کون ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ میری بیوی "بنت خارجہ" جو حاملہ ہے۔ اس کے شکم میں لڑکی ہے۔ وہ تمہاری دوسری بہن ہے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ لڑکی پیدا ہوئی جن کا نام ام کلثومؓ" رکھا گیا۔ (تاریخ الخلفاء ص ۸۷)

اس حدیث کے بارے میں حضرت علامہ تاج الدین سبکیؒ نے تحریر فرمایا کہ اس حدیث سے امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیقؓ کی دو کرامتیں ثابت ہوتی ہیں۔

اول: یہ کہ آپؓ کو قبل وفات یہ علم ہو گیا تھا کہ میں اسی مرض سے دنیا سے رحلت کروں گا۔ اس لئے بوقت وصیت آپ نے فرمایا "کہ میرا مال آج میرے وارثوں کا مال ہو چکا ہے۔"

دوم: یہ کہ حاملہ کے شکم میں لڑکا ہے یا لڑکی اور ظاہر ہے کہ ان دونوں باتوں کا علم یقیناً غیب کا علم ہے جو بلا شبہ و بالیقین پیغمبر ﷺ کے جانشین حضرت امیر المومنین ابوبکر صدیقؓ کی دو عظیم الشان کرامتیں ہیں۔ اس سے یہ بات بھی ثابت ہوئی کہ حضور ﷺ کے غلاموں کو بھی علم غیب، ہے

حصہ ملتا ہے۔

(ازالۃ الخفاء مقصد نمبر ۴ ص ۲۱ و حجۃ اللہ ج ۲ ص ۸۶۰)

آخر میں اعلحضرت امام اہلسنت الشاہ احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہٗ کے چند اشعار جوانہوں نے سیدنا صدیق اکبرؓ کی شان میں لکھے ہیں وہ پیش کیے جاتے ہیں۔

سایہ مصطفیٰ مایا اصطفیٰ — عزو ناز خلافت پہ لاکھوں سلام

یعنی اس افضل الخلق بعد الرسل — ثانی اثنین ہجرت پہ لاکھوں سلام

اصدق الصادقین سید المتقین — چشم گوش وزارت پہ لاکھوں سلام

قارئین کرام:۔ میرے مرشد کریم پیر طریقت، رہبر شریعت، اسیر دیارِ حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم) حضرت علامہ ابو الرضا اللہ بخش نیر مدظلہٗ نے شان صدیق اکبرؓ کے حوالے سے جو عالمانہ اور فاضلانہ دلائل دیئے ہیں وہ انشاء اللہ متزلزل عقائد رکھنے والوں کو یقین کی دولت عطا کریں گے۔ اور مشکوک ذہنوں کو ایمان کی خیرات بخشیں گے۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے۔ کہ خداوند کریم اپنے محبوبِ علیہ الصلوۃ والتسلیم کے طفیل میرے شیخ مکرم کی دینی، روحانی اور علمی خدمات میں برکت اور دوام عطا فرمائے۔ اور تمام علماء و مشائخ اہلسنت (بریلوی) کا سایہ ہم پر تادیر قائم و دائم رکھے آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم۔

غلام محبوبانِ بارگاہِ الٰہی، خاکپائے اولیاء و خادم الفقراء

خلیفہ مولانا ابو الرضا پیر اللہ بخش نیر نقشبندی مجددی چشتی قادری سہروردی

ڈاکٹر محمد عبد المنعم احمد نقشبندی مجددی چشتی قادری سہروردی

افضل الخلق بعد الرسل وافضل البشر بعد الانبیاء

سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب

والذی جآء بالصدق و صدق بہ اولئک ھم المتقون ٥ لھم ما یشآؤن عند ربھم ط ذالک جزآء المحسنین ٥

1. پارہ نمبر ۲۴، آیت نمبر ۳۳، ۳۴، ارشاد خداوندی ہے۔

(از مولانا اللہ بخش نیر مجددی مدظلہٗ)

... رالایمان:-

"اور وہ جو سچ لے کر تشریف لائے اور جنہوں نے ان کی تصدیق کی یہی ڈر والے ہیں ان کے لئے ہے جو وہ چاہیں اپنے رب کے پاس۔ نیکوں کا یہی صلہ ہے"۔

جملہ مفسرین نے لکھا ہے کہ تشریف لانے والے حضور ﷺ ہیں اور مردوں میں سب سے پہلے سرکار ﷺ کی تصدیق کرنے والے سیدنا ابو بکر صدیقؓ ہیں۔

2. حاشیہ نور العرفان ترجمہ اعلیٰ حضرت از مفتی احمد یار خان نعیمی رحمتہ اللہ علیہ میں ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بڑے درجے والے ہیں۔ حضرت علیؓ اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں سچائی لانے والے حضور ﷺ ہیں اور تصدیق کرنے والے ابو بکر صدیقؓ ہیں۔ سبحان اللہ! اپنے محبوب کے لئے فرمایا کہ آپ کو رب اتنا دے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے اور ابو بکر صدیقؓ کے لئے فرمایا۔ "لھم ما یشآؤن" دوسری جگہ فرمایا "ولسوف یرضی" معلوم ہوا کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ مظہرِ محبوبیتِ مصطفےٰ ﷺ ہیں۔

3 روافض کی معتبر تفسیر مجمع البیان طبرسی میں ہے۔ حق کے ساتھ آنے والے خود رسول خدا ﷺ ہیں اور جس نے ان کی تصدیق کی اس سے ابو بکرؓ مراد ہیں۔ (بحوالہ آفتاب ہدایت نمبر ۸۱)

۴ پارہ نمبر ۱۰، سورۃ التوبہ آیت نمبر ۴۰

ثانی اثنین اذھما فی الغار...... الایة

حاشیہ نور العرفان بر کنز الایمان:۔ نبی ﷺ اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جو حضور ﷺ کے یارِ غار ہیں لفظ یارِ غار اس آیت سے حاصل ہوا۔ آج بھی دِلی دوست اور وفادار کو یارِ غار کہتے ہیں۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صحابیت قطعی ایمانی قرآنی ہے۔

اس کا انکار کفر ہے۔ دوسرے یہ کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا درجہ حضور ﷺ (دیگر انبیاء ورسل) کے بعد سب سے بڑا ہے۔ کہ انہیں رب تعالیٰ نے حضور ﷺ کا ثانی فرمایا۔ اس لئے حضور ﷺ نے انہیں اپنے مصلے پر امام فرمایا۔ آپ چار پشت کے صحابی ہیں جیسے یوسف علیہ السلام چار پشت کے نبی ہیں۔ یہ آپ کی خصوصیت ہے صدیقؓ کے والدین صحابی، خود صحابی، اولاد صحابی اور ان کی اولاد بھی صحابی۔

5 وسیجنبھا الاتقیٰ ۔ پارہ ۳۰، سورۃ لیل، آیت نمبر ۱۷

ترجمہ: اور اس (نارِ جہنم) سے بہت دور رکھا جائے گا جو سب سے بڑا متقی ہے۔

مفسرین کا اجماع ہے کہ اتقیٰ سب سے بڑا متقی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ روافض کی تفسیر مجمع البیان طبرسی میں بحوالہ آفتاب ہدایت ۷۹ ہے۔ ابن زبیر سے روایت ہے کہ یہ آیت ابوبکر صدیقرضی اللہ عنہ کی شان میں نازل ہوئی جبکہ آپؓ نے بلالؓ وعامرؓ بن فہیرہ کو خرید کر آزاد کر دیا۔ معلوم ہوا صدیق رضی اللہ عنہ اتقیٰ ہیں۔

6 قرآنی فیصلہ

ارشادِ خداوندی ہے۔ ان اکرمکم عند اللہ اتقکم ۵

ترجمہ: تم میں اکرم وافضل وہ ہے جو تم میں (اتقی) سب سے بڑا متقی ہے۔

معلوم ہو سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سب صحابہ سے افضل ہیں۔

7. تذکرہ مشائخ نقشبندیہ از قلم علامہ پرفیسر نور بخش توکلی صفحہ ۷۶ میں ہے۔ یہ آیتیں (جن میں خدا نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اتقیٰ فرمایا) حضرت صدیق اکبر رضی اللہ

عنہ کی شان میں نازل ہوئی ہیں۔ ان میں صراحت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اتقی ہیں۔ جو اتقی ہو وہ اللہ کے نزدیک اکرم ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے "ان اکرمکم عند اللہ اتقکم" اور جو اکرم ہو وہ افضل ہوتا ہے۔ پس ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ باقی امت سے افضل ثابت ہوئے۔

عقائد اہلسنت اور فقہ حنفیہ کی معتبر کتاب بہار شریعت ص ۳۸ ج ۱ میں ہے۔ عقیدہ! نبی ﷺ کے بعد خلیفہ برحق اور امام مطلق حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ۔ پھر حضرت عمر فاروقؓ پھر عثمان غنیؓ پھر حضرت مولا علیؓ پھر چھ مہینے کے لئے حضرت امام حسین مجتبیٰؓ ہیں۔ ان حضرات کو خلفائے راشدین اور ان کی خلافت کو خلافت راشدہ کہتے ہیں کہ انہوں نے حضور ﷺ کی سچی نیابت کا حق ادا فرمایا۔

عقیدہ! بعد انبیاء و مرسلین تمام مخلوقات الٰہی انس و جن و ملائک سے افضل صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں۔ پھر فاروق اعظم پھر عثمان غنی پھر مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ جو شخص مولا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو صدیق یا فاروق رضی اللہ عنہما سے افضل بتائے گمراہ بدمذہب ہے۔

عقیدہ! افضل کے یہ معنی ہیں کہ اللہ عزوجل کے یہاں زیادہ عزت و منزلت والا ہو۔ اس کو کثرت ثواب سے بھی تعبیر کرتے ہیں نہ کہ کثرت اجر۔ کہ بارہا مفضول کے لئے ہوتی ہے۔ حدیث میں ہمراہیان سیدنا امام مہدی رضی اللہ عنہ کی نسبت آیا ہے کہ ان میں ایک کے لئے پچاس کا اجر ہے صحابہ نے عرض کی ان میں کے پچاس کا یا ہم میں کے۔ فرمایا کہ تم میں کے۔ تو اجر ان کا زائد ہوا مگر افضلیت میں وہ صحابہ کے ہمسر بھی نہیں ہو سکتے زیادت در کنار۔ کہاں امام مہدی کی رفاقت اور کہاں حضور ﷺ کی صحابیت۔ اس کی نظیر بلا تشبیہ یوں سمجھئے کہ سلطان نے کسی مہم پر وزیر اور کچھ بعض افسروں کو بھیجا اس کی فتح پر ہر افسر کو لاکھ لاکھ روپے انعام دیئے۔ اور وزیر کو خالی پروانہ خوشنودی مزاج دیا تو انعام انہی کو ملا مگر کہاں وہ اور کہاں وزیر اعظم کا اعزاز۔

عقیدہ! ان کی خلافت بالترتیب فضیلت ہے یعنی جو عند اللہ افضل و اعلیٰ اور اکرم تھا وہی پہلے

خلافت پاتا گیا نہ کہ افضلیت بالترتیب خلافت ۔یعنی افضل یہ کہ ملک داری وملک گیری میں زیادہ سلیقہ جیسا آج کل سنی بننے والے تفضیلیے کہتے ہیں ۔یوں ہوتا تو فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سب سے افضل ہوتے۔

عقیدہ! کسی صحابی کے ساتھ سوء عقیدہ بدمذہبی وگمراہی واستحقاق جہنم ہے۔حضور ﷺ کے ساتھ بغض ہے ایسا شخص رافضی ہے اگرچہ چاروں خلفاء کو مانے اور اپنے آپ کو سنی کہے۔مثلاً امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اوران کے والد ماجد حضرت ابوسفیان اوروالدہ ماجدہ حضرت ہند ،اسی طرح حضرت سیدنا عمرو بن عاص،حضرت مغیرہ بن شعبہ،حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہم حتیٰ کہ حضرت وحشی رضی اللہ عنہ جنہوں نے قبل اسلام حضرت سیدالشہداء حمزہ رضی اللہ عنہ کوشہید کیا اور بعد اسلام خبث الناس خبیث مسیلمہ کذاب ملعون کوواصل جہنم کیاوہ خود فرمایا کرتے تھے کہ میں نے خیرالناس اور شرالناس کوقتل کیا۔ان میں سے کسی کی شان میں گستاخی تبرا ہے اس کا قائل رافضی۔

اگرچہ حضرت شیخینؓ کی توہین کے مثل نہیں ہوسکتی کہ ان کی توہین بلکہ ان کی خلافت سے انکارہی فقہائے کرام کے نزدیک کفر ہے۔(ختم ہوئی عبارت بہارشریعت کی)۔

9 فتاویٰ مجددیہ نعیمیہ ۳۶۳ ج ا۔ جوشیعہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کوسیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پرفضیلت دیتے ہیں وہ گمراہ ہیں۔ان سے شادی بیاہ کرنے سے اجتناب کرنا چاہیے کیونکہ گمراہ کی صحبت خطرے سے خالی نہیں۔(ملخصاً)

10. فتاویٰ عزیزی از شاہ عبدالعزیز محدث دھلویؒ صفحہ ۳۴۹۔اول اول یہ مسئلہ مشتبہ تھا لیکن آخر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں یہ مسئلہ اہل اسلام میں نہایت منتشر ہوااورلوگوں نے اس میں تحقیق فرمائی حتیٰ کہ وہ سب تعارض درہم برہم ہوگیااور قطعی طور پر یہ امر قرار پایا کہ حضرات شیخین (صدیق وفاروق رضی اللہ عنہما) کو دیگر سب صحابہ پر فضیلت ہے اور اس سب روایات کی تفصیل کے لئے ایک طویل دفتر چاہیے۔خلاصہ اس کا یہ ہے کہ اجلہ صحابہ او

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے احباب سے ۸۰ حضرات نے تفضیل شیخین کا مسئلہ روایت کیا ہے اور ان
حضرات نے مختلف مواقع میں یہ مسئلہ حضرت علی کرم اللہ وجھہ سے سنا ہے اور دار قطنی اور دوسرے
بعض محدثین نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنا ہے اور دوسرے بعض محدثین نے حضرت علی رضی
اللہ عنہ سے صحیح روایت بیان کی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا لا یفضلنی احد علی
ابی بکر و عمر الا جلد ته حدالمفتری ۔یعنی جو شخص مجھ (علی) کو فضیلت دے گا
حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ پر تو میں اس کو اتنے کوڑے (دُرّے) ماروں گا جس قدر
اس شخص کو کوڑے (دُرّے) مارنا چاہیے کہ جو افترا کا مرتکب ہوتا ہے۔ ان الفاظ سے صراحۃً
معلوم ہوتا ہے کہ یہ مسئلہ قطعی ہے اس واسطے کہ اجماع سے ثابت ہے کہ امور ظنیہ میں سر انہیں

10 فتاویٰ عزیزی صفحہ نمبر ۳۵۱۔ اب اصل مدعا کی تحقیق کرتا ہوں کہ اصل فضیلت حضرت
شیخین (صدیق رضی اللہ عنہ و فاروق رضی اللہ عنہ) کی حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجھہ پر قطعی طور پر
ثابت ہے اور قطعی مسائل کی قسم ثانی سے ہے اور تعین فضیلت کی وجہ ظن کے ذریعہ سے ہوتی ہے تو
مومن محتاط کو چاہیے کہ اصل فضیلت کا اعتقاد رکھے اور فضیلت کی وجہ متعین ہونا اللہ تعالیٰ کے علم پر
تفویض کرے اور اگر دلائل کے تتبع سے منجملہ وجوہ کے کسی وجہ کو اس کے نزدیک ترجیح ثابت ہو تو
اصل اس عقیدہ ۔ ہے کہ قطعی ہے ! ہرنہ ہو۔

خلاصہ میں لکھا ہے (ترجمہ) رافضی اگر فضیلت دیوے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو
دوسرے پر یعنی ابو بکر رضی اللہ عنہ پر تو وہ بدعتی ہے اور اگر ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت سے
انکار کرے تو وہ کافر ہے اور ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ شرح کنز الدقائق میں یہ عبارت نقل کرنے کے
بعد لکھا ہے۔ لاحق کیا ہے فتح القدیر میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
کے ساتھ اس حکم میں اور شاید علماء کی مراد خلافت کے انکار سے یہ ہے کہ ان دونوں حضرات کے
استحقاق خلافت سے انکار ہو اور یہ صحابہ کے اجماع کے خلاف ہے۔

شرح مواہب الرحمٰن میں لکھا ہے اس شخص کے پیچھے نماز جائز نہیں جو ابو بکر رضی اللہ

عنہ، عمر رضی اللہ عنہ، عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کا منکر ہو اور جائز بکراہت اس شخص کے پیچھے ہے جو مولا علی رضی اللہ عنہ کو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر فضیلت دیتا ہو اس واسطے کہ تفضیلی بدعتی ہے اور محیط میں لکھا ہے کہ امام محمد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نماز روافض کے پیچھے جائز نہیں اس واسطے کہ وہ خلافت صدیق کے منکر ہیں حالانکہ آپ کی خلافت پر اجماع ہے۔ اور تتمۃ الفتاوی میں لکھا ہے کہ رافضی کے پیچھے نماز ناجائز ہے۔ جس کو اپنے مذہب میں غلو ہو اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کا منکر ہو۔ اور جو مرغینانی میں لکھا ہے کہ رافضی کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ فتاوی بدیعیہ میں لکھا ہے۔ جس نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی امارت کا انکار کیا صحیح یہ ہے کہ وہ کافر ہے اور ایسا ہی حکم اس شخص کے بارے میں بھی ہے کہ اس کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خلافت کا انکار ہو۔ جو شخص شیخین (ابوبکرؓ، وعمرؓ) اور ختنین (عثمانؓ وعلیؓ) کو برا کہے اس کے بارے میں دو قول ہیں۔ ایک یہ کہ اس کے بارے میں کفر کا حکم دیا جائے گا اس واسطے کہ ان حضرات کے امام ہونے پر امت کا اجماع ہے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ ان کے بارے میں فاسق ہونے کا حکم دیا جائے گا اور محمد بن یوسف غرمانی سے پوچھا گیا اس شخص کا حال جو حضرت ابوبکر صدیقؓ کو برا کہے کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس کے بارے میں کفر کا حکم دیا جائے گا تو پوچھا گیا کہ کیا جب وہ مر جائے تو ہم لوگ اس کے جنازے کی نماز پڑھیں؟ کہا نہیں اور منجملہ ان علماء کے کہ جن لوگوں نے رافضی کو کافر کہا ہے احمد بن یونس ابوبکر بن ھانی ہیں اور انہوں نے کہا ان کا ذبیحہ نہیں کھانا چاہیے اس واسطے کہ یہ لوگ مرتد ہیں۔ حاصل کلام یہ ہے کہ حنفیہ کی اکثر روایات سے تکفیر ثابت ہوتی ہے اور حنفیہ کا اس پر اتفاق ہے کہ کافر واجب القتل ہے اور اکثر شافعیہ اور مالکیہ اور حنابلہ نے یہی فتویٰ دیا ہے۔

11 مولا علیؓ کی جزئی فضیلت:۔

فتاوی عزیزی صفحہ ۲۱۲، ۲۱۳ میں ہے کہ حضرات شیخین کی تفضیل حضرت علی رضی اللہ عنہ پر ہر وجہ سے نہیں بلکہ علمائے محققین نے لکھا ہے کہ حضرات شیخین میں بھی کسی سے ایک صاحب کی تفضیل دوسرے صاحب پر ہر وجہ سے ثابت ہونا محال ہے۔ اس واسطے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ

جہاد بیلی وسنانی میں اور فن قضاء اور کثرت روایت حدیث میں اور ھاشمیت وحنفیت میں اور علی الخصوص اس وجہ سے کہ حضرت فاطمہؓ کے ساتھ زوجیت کی قرابت سے افضل ہیں۔ان وجوہ میں حضرت علیؓ کی تفضیل حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ پر قطعی طور پر ثابت ہوتی ہے اور ایسا ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فضیلت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر قطعی طور پر ان امور میں ثابت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ ایمان لے آئے اور ایسا ہی پہلے نماز پڑھی۔مراد اس امر سے کہ حضرات شیخینؓ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ پر فضیلت ہے یہ ہے کہ حضرات شیخینؓ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ پر صرف ان امور میں فضیلت ہے۔

سیاست امت وحفظ دین وسد باب فتنہ وترویج احکام شرعیہ وممالک میں اشاعت اسلام واقامت حدود وتعزیرات۔ یہ ایسے امور ہیں کہ حضور ﷺ کی مانند انجام دیئے ہیں اور حضرات شیخینؓ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ پر فضیلت ہے اور ایسا ہی مقاصد خلافت کبریٰ کے ہیں اور اسی وجہ سے اس امر پر صحابہ کا اجماع ہوا کہ خلافت کبریٰ کے مقاصد میں حضرات شیخینؓ مقدم ہیں بلکہ صواعق محرقہ اور دیگر کتب معتبرہ میں مذکور ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا ''یا علیؓ! میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ وہ تم کو مقدم کرے مگر اللہ تعالیٰ نے ابو بکر کے سوا کسی دوسرے کو مقدم کرنے سے انکار کر دیا۔

فتاویٰ عزیزی از شاہ عبدالعزیز محدث دھلوی ص ۲۲۲ میں ہے کہ فضیلت حضرت ابو بکر صدیقؓ کی قطعی ہے اور جو کچھ بعض علماء مثلاً امام رازیؒ اور آمدی وغیرہ اور بعض علماء متکلمین نے لکھا ہے وہ بھی صحیح اور درست ہے اور تفصیل اس امر کی یہ ہے کہ ہر ایک دلیل پر جداگانہ جو نظر کی جاتی ہے تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ تفضیل ظنی ہے۔لیکن جب سب ادلہ بحیثیت اجتماعی ملاحظہ کی جاتی ہیں تو قطعی طور پر ان سب ادلہ سے فضیلت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ثابت ہوتی ہے اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ کسی امر کے لئے چند دلائل ہیں اور ہر دلیل جداگانہ فرداً فرداً لحاظ کرنے سے اس امر کے بارے میں صرف ظن حاصل ہوتا ہے اور مجموعہ احاد جب حد تواتر کو پہنچ

جائے تو سب احاد پر بحیثیت مجموعی اوراس کے تواتر کے لحاظ کرنے سے وہ امر قطعی طور پر ثابت ہو جاتا ہے۔ ایسے ہی فضیلت حضرت ابوبکر صدیقؓ کی ثابت ہے۔

صدیق اکبرؓ کی خاص فضیلت جو کسی صحابی کو حاصل نہیں

فتاویٰ عزیزی صفحہ ۳۲۹ اور جمال الاولیاء مصنف مولوی اشرف تھانوی میں ہے۔

جب حضرت ابوبکرؓ بیمار ہوئے تو وصیت فرمائی کہ میرا جنازہ پیغمبر ﷺ کی قبر مبارک کی طرف لے جانا اور اجازت طلب کرنا اور چاہیے کہ اس وقت کہا جائے یارسول اللہ! یہ ابوبکرؓ ہے اجازت چاہتا ہے کہ آپ کے نزدیک دفن ہو۔ اگر اجازت مل جائے تو بہتر ورنہ مجھ کو بقیع کی طرف پھیر لانا۔ صحابہ نے ایسا ہی کیا اور آواز آئی کہ آپؓ داخل ہوں آپؓ کی تعظیم وتوقیر کی گئی۔ خطیب نے یہ روایت کی ہے کہ ابن عساکر نے کہا ہے کہ یہ روایت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ جب حضرت ابوبکرؓ کی وفات کا وقت آیا تو مجھے کو اپنے سر کے نزدیک بٹھلایا اور مجھ کو فرمایا کہ اے علی جب میں مرجاؤں تو آپ مجھ کو غسل دیجئے گا اسی کپڑے میں کہ اس میں پیغمبر خدا ﷺ کو غسل دیا گیا تھا اور مجھ کو اس گھر کی طرف لے جایئے گا کہ اس میں پیغمبر خدا ﷺ ہیں۔ اوپر کے مضمون کے مطابق اجازت طلب کرنے کا قصہ ذکر کیا اور اس کے آخر میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ جو لوگ اس دروازے کے پاس گئے ان میں سے میں پہلا گیا میں نے سنا کہ کوئی کہنے والا کہتا ہے کہ داخل کرو محبوب کو محبوب کی طرف۔ تحقیق کہ محبوب محبوب کا مشتاق ہے۔

ف: اس سے معلوم ہوا کہ صدیق اکبرؓ کا عقیدہ تھا کہ حضور ﷺ زندہ بحیات حقیقی دنیوی ہیں نیز صحابہ کرام بھی حضور ﷺ کو زندہ مانتے تھے ورنہ وہ کہتے بقیع کی طرف لے جاؤ۔ حضور ﷺ کب سنتے ہیں، جواب دیتے ہیں۔ صحابہ کا عقیدہ تھا حضور ﷺ زندہ ہیں، سنتے اور جواب دیتے ہیں۔

السر الجلیل در فضلیت شیخین (السر الجلیل فی مسئلہ التفضیل)

اس عنوان سے شاہ عبدالعزیز محدث دھلویؒ نے فتاویٰ عزیزی صفحہ ۳۳۱ سے صفحہ ۳۶۱ تک مستقل مضمون لکھا۔ مقدمہ اولیٰ میں یہ دلیل نقل فرمائی کہ حضورﷺ نے فرمایا نابی الا تقدیم ابی بکر

یعنی پس انکار فرمایا اللہ تعالیٰ نے دوسرے لوگوں کو مقدم کرنے سے ابوبکرؓ پر

دوسرے مقدمہ کے اخیر میں لکھا جو صحابی (ابوبکرؓ وعمرؓ) حضورﷺ کی وفات کے وقت افضل تھے دوسرے صحابی کی فضیلت ان کے برابر ثابت نہیں ہو سکتی اگر چہ وہ حضورﷺ کی وفات کے بعد کافی اعمال بجالائے۔

تیسرے مقدمہ کے اخیر میں لکھا۔ یہ مرتبہ (فضیلت شیخینؓ) صرف فضل اختصاصی کی بناء پر ثابت ہوتا ہے۔

مقدمہ کے اخیر پر لکھا۔ شرعی تعظیم وہ ہے کہ اس کی بناء للہ فی اللہ محبت اور دلی دوستی پر ہو یہ امر اہل فضل (مثلاً شیخینؓ وغیرہ) کے سوا دوسرے کے حق میں شرع میں کہیں وارد نہیں۔ چنانچہ یہی امر تفحص اور تحقیق کرنے سے ثابت ہوتا ہے۔

دسواں مقدمہ میں لکھا۔ ان دو قسم کے جہاد (جہاد زبانی اور سامان حرب فراہم کرنا) میں حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ تمام صحابہ پر مقدم تھے اور زیادہ مستعد تھے اسی واسطے حضرت ابوبکرؓ کا شمار دعوت اسلام، شیوع اسلام میں اول ہے۔ آپ ان صحابہ میں پہلے مسلمان ہوئے۔ بہترین صحابی شمار کئے جاتے ہیں۔ پھر حضرت ابوبکرؓ ہمیشہ اسلام کی دعوت میں مشغول رہے۔ اسی طرح جس دن عمر فاروقؓ نے اسلام قبول فرمایا اس دن سے اسلام کی عزت زیادہ ہوئی اور اسلام کا غلبہ زیادہ ہوا۔ آپ نے اسلام کی عبادتوں کو اعلانیہ طور پر مکہ مکرمہ میں رواج دیا اور رائے و مشورہ میں یہ دونوں حضرات مشیر اور وزیر حضور علیہ السلام کے رہے اور کوئی غزوہ اور کوئی مہم بلا مشورہ ان دونوں حضرات کے وقوع میں نہیں آیا۔ لوگوں کو جمع کرنے اور دشمنوں کی جماعت میں تفرقہ ڈالنے میں ان دونوں حضرات نے ہمیشہ آقا علیہ السلام کے حضور میں بہ نسبت دوسرے لوگوں کے زیادہ

سعی کی حتی کہ کفار ان دونوں حضرات سے خائف تھے اور ان دونوں حضرات کی وفات سے خوش ہوئے یہ بھی ثابت ہے کہ حضور ﷺ دلیر ترین انسان تھے پھر بھی اسی دو قسم کے جہاد کو پسند فرمایا تو ثابت ہوا کہ یہ دو قسم کے جہاد افضل ہیں تیسری قسم کے جہاد (کفار کے ساتھ لڑنے) سے۔ حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ نے کبھی ان دو قسم کے جہاد میں اپنے آقا سے مفارقت نہیں کی۔ اسی واسطے ان دونوں حضرات کا جہاد دوسرے صحابہ یعنی کہ حضرت علی مرتضیٰ، زبیر، حمزہ، مصعب، ابو طلحہ، ابو قتادہ، سعد بن معاذ اور سماک رضی اللہ عنہم کے جہاد سے افضل ہے اور یہ بھی ثابت ہے کہ حضور ﷺ کی اکثر فوج کا سرانجام حضرت ابو بکر صدیقؓ کی سرداری سے ہوا۔ یہ بھی ثابت ہے کہ حضرت عمرؓ تیسری قسم کے جہاد میں بھی شریک ہوئے۔ یقیناً معلوم ہے کہ حضور ﷺ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کو نماز، حج، اور جہاد کے امور میں امیر مقرر فرمایا اور حضرت عمرؓ کو صدقات کے معاملہ میں عامل مقرر فرمایا۔ مؤرخین کو اکثر روایات صدقہ حضرت صدیقؓ کی طرف سے پہنچی ہیں اور آپؓ نے زکوٰۃ کے مسائل کی تشریح فرمائی ہے۔

یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت صدیقؓ و عمرؓ ہمیشہ مصاحب اور مشیر اور وزیر حضور ﷺ کے رہے اور حضور ﷺ بلا علم کامل کسی کو اپنا مشیر اور وزیر نہ بناتے تھے۔ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابو بکرؓ کا علم دوسرے صحابہ کے علم سے کہیں زیادہ تھا اور اسی پر فتاویٰ کو بھی قیاس کرنا چاہیے۔ فقہ کے ہر مسئلہ میں حضرت عمرؓ نے تحقیق فرمائی ہے اور امر حق کی تلقین کی ہے۔ حضور ﷺ نے نماز میں علیؓ پر ابو بکرؓ کو مقدم فرمایا۔ معلوم ہوا ابو بکرؓ اعلم و اکرم تھے۔ قرآن شریف صحیفوں میں شیخینؓ نے جمع کیا۔ حضرت عثمانؓ نے اس سے نقل کیا اور رواج دیا۔ تمام صحابہ نے شیخینؓ کے سب سے بڑے زاہد ہونے کی گواہی دی ان دونوں حضرات (صدیقؓ اور فاروقؓ) کا زہد زیادہ کامل تھا بہ نسبت اگر بت نہ پوجنا معیارِ فضیلت قرار دیا جائے تو مسلمان کے گھر پیدا ہونے والا بچہ حمزہؓ، جعفرؓ، سلمانؓ، مقداد اور عمارؓ سے افضل ہے۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ شیخینؓ کے دور خلافت میں مسلمانوں میں کوئی اختلاف نہیں ہوا۔ کئی ممالک فتح ہوئے۔ فتنہ مرتدین کا قلع قمع ہوا۔ اسلام کو ترقی ہوئی۔ قیصر و کسریٰ

سے لڑائیاں ہوئیں۔ اسلام کو عزت ملی۔

منجملہ وجود ترجیح کے خلافت اور حُسن سیاست اور انجام کرنا امورات کا ہے کہ فی الواقع ، مرجع جمیع اعمالِ خیر کا ہے۔ اس میں حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کا افضل ہونا ظاہر ہے اسی واسطے کہ اول بعد وفاتِ پیغمبر ﷺ کے فتنہ مرتدین کا ہوا اور اس مشکل واقعہ میں کوئی زیادہ ثابت قدم حضرت ابوبکرؓ سے نہ تھا۔ حضرت عمرؓ کے دور میں یہ امور اپنے کمال کو پہنچے۔ بخلافت حضرت علیؓ کے کہ آپ کے دورِ خلافت میں زیادہ فتح نہ ہوئی۔ صرف باہم اہل اسلام میں جنگ و جدال رہا تو آفتاب کی طرح روشن اور ظاہر ہوا کہ صدیقؓ و فاروقؓ کا جہاد، علم و قرأت، زہد و تقویٰ، خوفِ خدا، مصدقہ حسن سیاست، لیاقتِ خلافت، اطاعت خدا و راشاعت دین ایسا مرتبہ ہے کہ وہ کسی دوسرے کو ہرگز حاصل نہیں اور شارع نے ان ہی امور کو فضل اور بزرگی کے لئے باعث قرار دیا ہے اور سابق میں بیان کیا گیا ہے کہ سیادت اور قرابتِ قریبہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہونا بلاغت و فصاحت، جلاوتِ شمشیر بازی اور نیزہ بازی جیسے امور کو فضل متنازعہ فیہ سے کوئی تعلق نہیں۔ اس بارے (عثمانؓ افضل ہے یا علیؓ) میں ہم لوگوں کے لئے ممکن نہیں کہ کسی ایک امر پر یقیں کریں اس واسطے کہ ان دونوں حضرات کے فضائل برابر ہیں۔

دین مصطفیٰ مصنفہ شارح بخاری ابن سید ا۱ البرکات حضرت علامہ سید محمود احمد رضوی میں ہے۔ انبیاء و مرسلین کے بعد تمام مخلوقات الٰہی جن و انس و ملائکہ سے افضل حضرت صدیق اکبرؓ پھر فاروق اعظمؓ پھر عثمان غنیؓ پھر علی مرتضیٰؓ ہیں۔ خلفائے راشدین کے بعد عشرہ مبشرہ حضرات حسنین کریمین، اصحاب بدر، اصحاب بیعت رضوان کیلئے افضلیت ہے یہ سب حضرات جنتی ہیں حضور ﷺ نے اس دنیا میں ان کے جنتی ہونے کا اعلان فرمایا ہے۔

حضرت صدیقؓ کی خلافت: حضور ﷺ کے وصال کے بعد امیر المؤمنین صدیق اکبرؓ تمام صحابہ کرام کے اتفاق و اجماع سے حضور ﷺ کے خلیفہ اول (خلیفہ بلافصل) مقرر ہوئے۔ اتنی بات صحیح ہے کہ جناب امیر المؤمنین علی مرتضیٰؓ، حضرت عباسؓ، طلحہؓ و مقدادؓ وغیرہ نے بیعت

عام کے وقت بیعت نہیں کی مگر دوسرے دن حضرت علیؓ نے بھی بیعت کرلی۔ نماز جمعہ و دیگر نمازوں میں حضرت علیؓ سیدنا صدیق اکبرؓ کی اقتداء کرتے تھے۔ حضرت علیؓ حضرت ابوبکرؓ کے مشیر خاص بھی تھے۔ غزوہ بنی حنیفہ میں (جس میں مسیلمہ کذاب قتل ہوا) حضرت علیؓ ابوبکر صدیقؓ کے ساتھ تھے آپ کو مال غنیمت میں ایک لونڈی ملی تھی جس کے بطن سے محمد بن حنفیہ پیدا ہوئے اگر اس میں حضرت صدیق اکبرؓ حضرت علیؓ کے نزدیک امام برحق نہ ہوتے تو حضرت علیؓ مال غنیمت نہ لیتے۔ حضرت علیؓ خود فرماتے ہیں کہ اگر حضورﷺ نے مجھے حکم دیا ہوتا یا وعدہ کیا ہوتا کہ میرے بعد تم (علیؓ) خلیفہ بلافصل ہو تو میں ابوبکر صدیقؓ کو حضورﷺ کے منبر کی نیچی سیڑھی پر بھی قدم نہ رکھنے دیتا مگر جب میرے مرتبہ و کمال کے ہوتے ہوئے حضورﷺ نے حضرت صدیقؓ اکبر کو اپنی حیاتِ ظاہری میں نماز پڑھانے کے لئے امام کا منصب عطاء فرمایا اور میں نے اور تمام صحابہ نے حضورﷺ کی حیات ظاہری میں حضرت صدیق اکبرؓ کی اقتداء میں نماز ادا کی تو ان واقعات کی بناء پر مجھے صدیق اکبرؓ سے کسی قسم کا اختلاف نہ تھا۔ جب حضورﷺ نے صدیق اکبرؓ کو دین کے معاملات میں امام بنایا، ان کے بہتر فاضل ہونے کا اظہار فرمادیا تو میں دنیا کے معاملات (خلافت) میں بھی حضرت صدیق اکبرؓ کو بہتر جانتا ہوں۔

امام ذہبیؒ نے اَسی (۸۰) سے زیادہ حضرات سے بسند صحیح بخاری کے حوالے سے بیان کیا ہے۔ حضورﷺ کے بعد سب سے بہتر و افضل ابوبکرؓ ہیں پھر عمرؓ اور پھر کوئی اور۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ جو لوگ مجھے حضرت صدیق اکبرؓ پر فضیلت دیتے ہیں وہ مفتری مجھے ملے تو میں انہیں افترا کی سزا دوں گا۔ حضرت صدیق اکبرؓ اس امت کے بہتر انسان ہیں ان کے بعد عمرؓ (دار قطنی)

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے یہ سب کچھ بطور تقیہ کیا تھا۔ انہیں دشمنوں کا خوف اور اپنی جان کا خطرہ تھا لیکن یہ بات نہایت لچر اور بے ہودہ ہے اور حضرت علیؓ کی شان کے خلاف ہے۔ حضرت علیؓ تو وہ ہیں جو اللہ کے شیر ہیں۔ شیر بھی ایسے جو غالب ہیں۔ اللہ کا شیر حق بات کہنے

ے ڈر جائے یہ ناممکن ہے پھر یہ بھی تو ایک حقیقت ہے قرآن علیؓ کے ساتھ ہے اور علیؓ قرآن کے
ساتھ ہے۔ (حق علی کے ساتھ ہے اور علی حق کے ساتھ ہیں) اس شان کا شیرِ خدا حق گوئی اور بے
کی سے باز رہ سکتا ہے؟ اور خوف جان کی بناء پر حق کہنے، حق کا اظہار کرنے سے باز رہ سکتا ہے؟

ایک مسلمان حضرت علیؓ شیرِ خدا کے متعلق ایسا تصور بھی نہیں کرسکتا۔ حقیقت یہ ہے کہ
تمام صحابہؓ نے خلوص قلب سے جناب صدیق اکبرؓ کی خلافت کو تسلیم کیا جس بات پر تمام صحابہؓ کا
تفاق و اجماع ہو وہ بات برحق ہوتی ہے۔ امیر معاویہؓ صحابی رسول ﷺ، کاتب وحی ہیں البتہ
حضرت علیؓ جو کہ امام برحق تھے کے مقابلے میں ان سے (اجتہادی) غلطی ہوئی۔ حضرت علیؓ حق پر
تھے لیکن صحابی ہونے کی وجہ سے ان (امیر معاویہؓ) کی شان میں گستاخی کرنا جائز نہیں۔ احادیث
میں ان کے فضائل بھی آئے ہیں۔ صحابہؓ کی آپس میں جو لڑائیاں ہوئیں ہیں ایک مسلمان کے
لئے ان پر تنقید و تبصرہ کرنا بہت ہی غیر مناسب ہے۔ ان کے جھگڑوں میں ہمیں حکم و منصف بننے
کی ضرورت ہی کیا ہے؟ یوں بھی ان کی شان میں قرآن و حدیث میں جو فضائل و مناقب بیان
ہوئے ہیں اس کا تقاضہ بھی یہ ہی ہے کہ صحابہ کرامؓ کے معاملہ میں زبان کو بدگوئی وطعن سے بہر حال
بچا جائے۔ یہ ہی اہلسنت و جماعت کا مسلک ہے۔

ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء جلد سوم صفحہ ۳۸ میں شاہ ولی اللہؒ لکھتے ہیں سب صحابہؓ نے ابو
بکر صدیقؓ کے ہاتھ پر بیعت کرلی آپ نے جاہلیت کے دور میں ہی شراب کو اپنے اوپر حرام کرلیا
تھا (استیعات) اور آپؓ نے بتوں کو بھی کبھی سجدہ نہ کیا (یعنی شرک سے ہمیشہ پاک
رہے) (ازالۃ الخفا صفحہ ۲۸ ج ۳) (امیر الحج ابو بکر صدیقؓ تھے) ازالۃ الخفا صفحہ ۲۴ ج ۳
ہے جب مولا علیؓ حضور ﷺ کی ناقہ عضباء پر سوار ہو کر صدیق اکبرؓ کے پاس پہنچ گئے تو ابو بکر
صدیقؓ نے پوچھا امیر بن کر آئے ہو یا ماتحت بن کر؟ حضرت علیؓ نے کہا ماتحت بن کر۔ پھر دونوں
روانہ ہوئے تو ابو بکرؓ لوگوں کو حج کرانے پر قائم رہے۔

مظہر العقائد صفحہ ۷۵ حضرت علیؓ نے حضرت صدیق اکبرؓ اور حضرت عمر فاروقؓ کے لئے

فرمایا: امامان قاسطان عادلان کان علے الحق و ماتا علے الحق۔

(شیعوں کی کتاب نہج البلاغہ) یہ دونوں پیشوا عادل و منصف تھے۔حق پر تھے اور حق ہی پر انہوں نے وصال فرمایا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ کے لئے فرماتے ہیں۔والعمری وان مکانھما فی الاسلام العظیم

(شیعوں کی کتاب شرح نہج البلاغتہ لا بن میثم البحرانی ج ۴ صفحہ ۴۸۶ طبع طھران ۱۲۷۹ھ)

(ترجمہ) اور مجھے اپنی زندگی کی قسم! یقیناً اسلام میں ان دونوں (صدیقؓ و فاروقؓ) کا مقام بہت عظیم ہے اور حضرت عمرؓ نے مولا علیؓ کے لئے فرمایا اگر علیؓ نہ ہوتے تو عمرؓ ہلاک ہو گیا ہوتا۔

الغرض ان حضرات میں کوئی رنجش و کدورت نہیں تھی اور ہوتی بھی کیسے جب اسلام میں کینہ پروری کی سخت ممانعت ہے اور اس کے لئے سخت وعید ہے اس لئے کسی مسلمان کو یہ زیب نہیں دیتا کہ جو باتیں ان کے مابین نہ ہوں وہ خوامخواہ پیدا کر کے اپنی عاقبت خراب کرے۔شیعہ کی کتاب حیات القلوب میں حضور ﷺ کی یہ وصیت ملتی ہے جس کے راوی امام جعفر صادق علیہ السلام ہیں۔جو شخص میرے بعد والی امر ہو میں اسے خدا کی یاد دلاتا ہوں (حیات القلوب) اسی روایت سے اندازہ ہوتا ہے کہ حتمی طور پر کسی کا نام نہ لیا تھا اور وہ جو واقعہ قرطاس کے پیش نظر اندیشہ ظاہر کیا جاتا ہے بے حقیقت ہے کیونکہ اگر آپ ﷺ کو مولا علیؓ کے حق میں وصیت کرنی ہوتی تو ایام صحت میں ارشاد فرما دیتے۔ یہ بات اتنی معمولی نہ تھی کہ وقت وصال اس کا اظہار کیا جاتا لیکن یہ شاہان عالم کی پرانی رسم تھی حضور ﷺ نے اس پر عمل نہ فرمایا (مظہر العقائد) مظہر العقائد صفحہ ۷۸ میں ہے۔

سوال: حضرت صدیق اکبرؓ کو کس بنا پر فضیلت حاصل ہے؟

جواب: حضرت صدیق اکبرؓ کی فضیلت کی کئی وجوہات ہیں۔

1. مردوں میں سب سے پہلے آپؓ نے اسلام قبول فرمایا۔

2. ہجرت کے وقت حضورﷺ نے اپنی خدمت و رفاقت کے لئے آپؓ کو منتخب فرمایا۔

پ ؓ کی رفاقت کی شہادت خود قرآن پاک میں موجود ہے۔

3. آپؓ کی صاجزادی حضرت عائشہؓ حضورﷺ کی محبوبہ زوجہ مطہرہ تھیں۔ جن کے
انوں پر سرکارﷺ نے وصال فرمایا۔ شیعہ مجتہد شیخ ابو منصور احمد بن علی الطبرسی نے اپنی کتاب ا
تجاج طبرسی میں حضرت امام باقرؓ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ جب حضرت اسامہؓ نے مولا ؓ سے
ریافت کیا۔ فهل بايعته ؟ کیا آپؓ نے ابوبکرؓ سے بیعت کرلی؟ تو مولا علیؓ ۔ مایایا
فقال نعم ہاں بیعت کرلی ہے۔
(احتجاج طبرسی مطبوعہ مشہد صفحہ ۵۰ سال طباعت ۱۳۰۲ھ)

اس لیے خلافت کے بارے میں جو لوگ حضرت علیؓ کو اولیت دیتے ہیں وہ خود مولا علی
کے مخالف ہیں اور ان کی منشاء کے خلاف کرتے ہیں۔

فتاوی عالمگیری صفحہ ۵۸۵ ج ۳ میں ہے۔ رافضی اگر حضرت ابوبکرؓ کو گالی دیتا ہو یا
شل اس کے بدزبانی سے یاد کرتا ہو اور ان کو لعنت کرتا ہو نعوذ باللہ تو وہ کافر ہے اور اگر فقط اتنی بات
ہو کہ حضرت علیؓ کو حضرت ابوبکرؓ پر فضیلت دیتا ہو تو وہ کافر نہ ہوگا البتہ مبتدع (بدعتی گمراہ) ہے۔
عالمگیری صفحہ ۵۸۶ ج ۳ میں ہے۔ خ زانته الفقه میں ہے۔ اور جس نے امامت ابوبکرؓ سے
انکار کیا تو وہ بعض کے نزدیک ک ہے اور بعض نے کہا کہ مبتدع (بدعتی گمراہ) ہے کافر نہیں ہے اور
صحیح یہ ہے کہ وہ کافر ہے اور اسی طرح جس نے خلافت عمرؓ سے انکار کیا وہ بھی اصح قول کے موافق
کافر ہے۔ تحفہ اثنا عشریہ صفحہ ۶۱ میں لکھا ہے کہ (بدمذہب) زمخشری صاحب کشاف کہ تفضیلی اور
معتز ہے۔ معلوم ہوا آج کل کے تفضیلی بدمذہب زمخشری معتزلی کے پیروکار ہیں۔

تحفہ اثنا عشریہ صفحہ ۱۰۰ ۔ اہل سنت عقیدہ اصل امامت حضرت امیرؓ میں تو شیعہ کے
ساتھ شامل ہیں بحث تقدیم و تاخیر میں ہے۔ یعنی شیعہ حضرت علیؓ کو افضل اور خلیفہ بلا فصل
مانتے ہیں اور سنی سیدنا صدیق اکبرؓ کو افضل اور خلیفہ بلا فصل مانتے ہیں یہی سنی اور شیعہ کے مابین
فرق ہے۔

فقط

فقیر ابوالرضا اللہ بخش نیر چشتی نقشبندی قادری رضوی سعیدی
خادم آستانہ عالیہ ہوت والا شریف جمن شاہ ضلع لیہ
(۸ ربیع الثانی ۱۴۲۷ھ بروز اتوار بوقت عصر)

علامہ نیّر کی دیگر تصانیف

١) دلائلِ قویہ درحقانیت مذہبِ حنفیہ
٢) نیرِ صداقت بجواب براہین اہلسنت
٣) سیف نقشبندی برگردنِ دیوبندی
٤) حکم قرآن بجواب حکم آذاں
٥) وعید شدید در بارہ یزید پلید
٦) انگوٹھے چومنے کا ثبوت
٧) مشرک کون؟ بدعتی کون؟
٨) قول سدید (در ذم یزید)
٩) انگریز کے پٹھو کون ہیں؟
١٠) انگریز کی معنوی اولاد
١١) دُعا بعد نماز جنازہ
١٢) نورانیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
١٣) مذہب اہلبیت
١٤) رازِ سربستہ

تفسیر
نیّر العرفان

جلد منظر عام پر
آنے والے ہیں

مقالاتِ نیّر
حصہ اول

ان کے علاوہ مختلف موضوعات پر علامہ صاحب کی کتب اور کیسٹ منگوائی جا سکتی ہیں۔

منگوانے کا پتہ

آستانہ عالیہ ہوت والا شریف، جمن شاہ ضلع لیہ